عالمِ کفر کے خلاف فتویٰ جہاد

رپورٹ: مدیر مسئول، حافظ رفیع اللہ

اسکالرز اکیڈمی کے زیرِاہتمام مدرسہ باب القرآن کراچی میں عالمِ کفر بشمول امریکہ و یورپ کے خلاف فتویٰ جہاد کے موضوع پر دوسری فقہی نشست اپریل ۲۰۰۱ء کو ہوئی جس میں شرکت کے لئے کراچی کے چیدہ چیدہ علماءِ کرام و مفتیانِ اہل سنت اور اصحاب علم و صاحبانِ ذوق کو دعوت دی گئی۔ اس نشست میں جو حضرات شریک ہو سکے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب
۲۔ پروفیسر علی محمد رضوی صاحب
۳۔ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب
۴۔ مفتی سید شاہ حسین گردیزی صاحب
۵۔ علامہ سید عظمت علی شاہ صاحب
۶۔ مولانا محمد عامر بیگ صاحب
۷۔ پروفیسر طاہر کلیم صاحب
۸۔ علامہ غلام محمد سیالوی صاحب
۹۔ ڈاکٹر غلام عباس قادری صاحب
۱۰۔ مفتی عبدالعزیز صاحب
۱۱۔ مولانا منظور احمد سعیدی صاحب
۱۲۔ مفتی عبدالغفور صاحب
۱۳۔ محمد اشرف لودھی صاحب
۱۴۔ غلام جیلانی خان صاحب
۱۵۔ مولانا غلام حسن لغاری صاحب
۱۶۔ مولانا عبدالکریم سیالوی صاحب
۱۷۔ ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب

اس نشست کی خاص بات یہ تھی کہ عالم کفر و یورپ کی اسلام دشمنی کے حوالہ سے معروضی حالات کا تجزیہ پیش کرنے کے لئے جناب ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب کو بطورِ خاص دعوت دی گئی تھی جن کے مقالات و مضامین ماہنامہ ساحل کراچی کے علاوہ دیگر جرائد و مجلّات میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور اقتصادیات و معاشیات جن کا موضوعِ خاص ہے۔ وہ کراچی میں CBM (کالج فار بزنس مینجمنٹ) کے ڈین ہیں۔

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کہا:

فقہی مسائل پر مکالمہ اور اہل علم کے مابین مناقشہ کے سلسلہ میں اسکالرز اکیڈمی کے زیر اہتمام جامعہ باب القرآن کے تعاون سے آج جو اجلاس ہو رہا ہے اس کا موضوع جیسا کہ دعوت نامہ میں مذکور ہے:

> ''موجودہ دور میں عالم کفر (بشمول امریکہ) کے خلاف فتویٰ جہاد کا جائزہ اور کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، فلسطین و دیگر علاقوں میں کفر کے خلاف سرگرم عمل مسلم جہادی تنظیموں کی کارگزاریوں کی شرعی حیثیت کا تعین''۔ ہے

اس سلسلہ میں گزشتہ میٹنگ مورخہ ۲۸/ جنوری ۲۰۰۱ء میں اس مسئلہ پر کچھ گفتگو ہوئی جس میں کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، فلسطین و دیگر علاقوں میں کفر کے خلاف سرگرم عمل مسلم جہادی تنظیموں کی کارگزاریوں کو جائز قرار دیا گیا اور عالم کفر کے خلاف فتویٰ جہاد کے بغیر ہی سرد جنگ جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا، تاہم فتویٰ جہاد جاری کرنے سے قبل اس کے تمام عواقب و نتائج پر مزید غور و فکر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

بعض اہل علم نے اس طرف توجہ مبذول کرائی کہ جدید پیش آمدہ مسائل پر گفتگو کے لئے علماءِ کرام کے ساتھ ساتھ ایسے ماہرین کو بھی گفتگو کی دعوت دی جانی چاہئے جو زیر بحث مسئلہ کے حوالہ سے مفید معلومات رکھتے ہوں اور زیر بحث مسئلہ میں علماء کی ٹیکنیکل مدد کر سکتے ہوں۔ چنانچہ آج ہم نے ایسے ہی ایک اسکالر کو دعوت دی ہے جن کا تعارف ابھی پیش کیا جائے گا اور ان سے ہم اس مسئلہ کے حوالہ سے ضروری معاونت حاصل کریں گے، میں جناب ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ اپنی شدید ترین مصروفیت کے باوجود ہماری گزارش پر یہاں تشریف لائے۔ گزشتہ میٹنگ میں یہ بھی کہا گیا کہ ایسے مسائل پر زیادہ سے زیادہ علماءِ کرام کو مدعو کیا جانا چاہئے سو اس بار ہم نے پہلے سے زیادہ علماءِ کرام کی خدمت میں شرکت کی درخواست پیش کی تاہم ان کی عملاً شرکت کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔

معزز علماءِ کرام و شرکاءِ محفل سے میں گزارش کروں گا کہ اس مسئلہ پر فقہی دلائل و حوالہ جات کی روشنی میں گفتگو فرمائیں اور سیاسی یا دیگر وابستگیوں کو اس شرعی مسئلہ میں کسی صورت بھی اثر انداز نہ ہونے دیں۔ بدقسمتی سے ہمارے عوام و خواص کسی بھی مسئلہ پر سوچتے اور گفتگو کرتے

وقت اپنی سیاسی تنظیموں کے مؤقف کا لحاظ کرتے ہیں اور شرعی حکم میں بعض حضرات مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل اہل علم کے شایانِ شان بہر کیف نہیں۔

مسئلہ پر گفتگو کے آغاز سے قبل اس بات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حضرتِ علامہ مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب دامت برکاتہم کا عالم کفر کے خلاف جرأتمندانہ فتویٰ جہاد ماہنامہ ساحل کراچی میں شائع ہو چکا ہے۔

تو آیئے سب سے پہلے اس مسئلہ پر گفتگو کا آغاز کیا جائے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم اقوام کے موجودہ رویہ کے پیش نظر ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینا درست ہے یا نہیں؟ ہماری ساری گفتگو کا محور یہی ایک سوال رہے گا، میں گزارش کروں گا کہ گفتگو کرنے والے علماءِ کرام نفس مسئلہ ہی پر گفتگو فرمائیں اور اپنے مؤقف کی تائید میں شرعی دلائل پیش فرمائیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں حق تک پہنچنے اور حق پر مبنی فیصلوں کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری صاحب نے اپنی گفتگو کا آغاز ثنائیہ و دعائیہ کلمات سے کیا۔ انہوں نے بھرپور انداز میں یورپ و امریکہ کے اصل اہداف اور ان کی اسلام دشمن فکر کی نشاندہی کی، ان کی گفتگو کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

انہوں نے کہا:

''ہم خصوصی طور پر امریکہ کو کیوں تنقید کا نشانہ بناتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا کہ ہماری گفتگو صرف جغرافیائی صورتحال کی حقیقت سے متعلق ہوگی۔ باقی فیصلہ علماء نے کرنا ہے اور ان کے ہر فیصلے کے سامنے ہم سب سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔

ہمارا بنیادی مؤقف کیا ہے کہ جس کی وجہ سے ہم عالم کفر کے خلاف ہیں۔ ہم امریکہ کی بالادستی کے خلاف ہیں کیونکہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اس خطہ میں جو نظام رائج ہوا وہ اہل دنیا کے پاس رہا۔ علماء کو اقتدار سے بیدخل کیا گیا جس کی وجہ سے عوام گمراہ ہوئے، ان کے معاملات، عقائد اور روحانی کیفیت تباہ ہوئی۔ دین سے بے رغبتی، معاشی و معاشرتی فساد، علمی بگاڑ،

سیاسی زبوں حالی اور نفس پرستی جیسی خرابیاں جڑ پکڑ گئیں۔

عوام چونکہ علماء و صوفیاء کی طرف اپنی رہنمائی کے لئے دیکھتے تھے لہٰذا برصغیر میں سلاسل ہائے تصوف نے لوگوں کو دین کی بنیاد پر جمع کیا ہوا تھا۔ جبکہ باطل قوتوں کے غالب آنے پر یہ اجتماع منتشر ہو گیا۔ اس انتشار کی وجہ سے اہل فسق و فجور و ضلال لوگوں کے امام بن گئے۔ اب جب تک اس کیفیت کو ختم نہ کیا جائے عوامی اصلاح ناممکن ہے۔

علماء کے گرد عوام کو جمع کرنے کے لئے علماء اہلسنت و جماعت کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں کیونکہ وہ صوفیاء کے وارثین ہیں۔ عشق رسول و اولیاء اللہ کی بنیاد کے علاوہ کوئی دوسری بنیاد عوام کو جمع کرنے کے لئے اس معاشرے میں ہے ہی نہیں۔ علماء کی قیادت کا قائم ہونا اس لئے ضروری ہے کہ وہی اصلاحِ نفس، ایثار اور قربانی کا جذبہ عوام میں پیدا کر سکتے ہیں، اس کو قائم رکھ سکتے ہیں، ورنہ تو نفس کے فیصلوں پر اللہ کے فیصلوں کو ترجیح کون دے گا؟

علماء ہی چونکہ انبیاء کے وارث ہیں لہٰذا وہی اس کے حقدار ہیں کہ قیادت ان کے ہاتھ میں ہو۔ باقی ساری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ بدقسمتی سے علماء نے انفرادی اصلاح سے بڑھ کر معاشرتی اور ریاستی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے اپنی معاشی، سیاسی اور دیگر مسائل کے لئے اہل دنیا کی طرف دیکھنا شروع کیا۔

علماء نے چونکہ مسلم لیگ پر بھروسہ کیا کہ وہی اسلامی نظام نافذ کرے گی لیکن اس نے ایسا نہ کیا اور نتیجتاً علماء کی اپنی مؤثر تنظیم نہ ہو سکی اور اس خلاء سے فائدہ اٹھا کر غیر دینی لوگوں نے زمام کار ہر سطح پر اپنے ہاتھ میں لے لی۔ جو سیکولر قیادت ہمارے ہاں پروان چڑھی اس کی اپنی کوئی بنیاد نہیں بلکہ یہ سامراج کی باجگذار قیادت ہے۔ جنہوں نے صرف مغرب کی نقالی کی اور جلد سے جلد ماڈرن بننے کی ہی کوشش کی۔

اس تناظر میں آپ امریکہ کا کردار دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے سیکولر طاقتوں کی پشت پناہی کی اور اب بھی کر رہا ہے۔ سیکولر معاشرے میں سرمایہ ہی حلال و حرام کا پیمانہ بنا۔ مغرب عیسائیت کا نظری معاشرہ تو ہے لیکن عملاً انہوں نے ہر سطح پر عیسائیت کے قوانین کو یکسر نظر انداز کیا ہوا ہے اور صرف فرد کی آزادی اور نفس کی پوجا میں لگے ہوئے ہیں۔

پہلے زمانے میں ریاست قومی سطح پر تھی، دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ گلوبل ہو گئی ہے۔ لہٰذا گلوبل سرمایہ کی بڑھوتری کے لئے ضروری تھا کہ اس کی پشت پر کوئی گلوبل ریاست ہو اور امریکہ یہ کردار ادا کر رہا ہے۔ سرمایہ داری میں ہر شخص کا تعین اس کی دولت سے کیا جانے لگا۔ بقیہ انسانی صفات ثانوی چیزیں بن گئیں۔ سرمایہ داری چونکہ نفس پرستی اور الوہیت نفس کا ذریعہ ہے لہٰذا یہ تزکیہ نفس میں مانع ہے۔ سرمایہ داری سے مراد وہ دولت ہے کہ جو اپنی نفس کی اغراض کے لئے استعمال کی جاتی اور اللہ و رسول کے لئے اس میں کوئی حصہ نہ ہو جبکہ دولت کا اللہ کے احکام کے مطابق جمع و خرچ کرنا سرمایہ مذموم نہیں۔

امریکہ چونکہ تن تنہا اس وقت دنیا کی قیادت کر رہا ہے اور وہ سرمایہ داری کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا میں حرص، طمع، لالچ اور نفس پرستی پروان چڑھ رہی ہے اور لوگ اللہ و رسول اور دین سے دور ہو گئے ہیں۔ لہٰذا امریکہ کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ امریکہ نے جو مصنوعی خلاء پیدا کیا ہوا ہے اس کو توڑنا لازمی ہے۔ اسلامی اخلاق ہمیں اللہ و رسول کے احکام کی طرف بلاتے ہیں اور سیکولر معاشرہ ہمیں نفس کا بندہ بنا رہا ہے اور نفس کا بندہ اپنے مفاد کے لئے ہر برائی کا ارتکاب کرتا ہے۔

ازاں بعد عالم کفر بشمول امریکہ و یورپ کے خلاف فتویٰ جہاد کے بارے میں علامہ سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی، مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب، جناب علامہ غلام محمد سیالوی، مفتی سید شاہ حسین گردیزی، ڈاکٹر غلام عباس قادری، دارالعلوم حامدیہ رضویہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور اور مولانا منظور احمد سعیدی نے اظہار خیال کیا۔

جناب مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے اپنے مدلل بیان میں عالم کفر کے خلاف فتویٰ جہاد کی شرعی پوزیشن واضح کرتے ہوئے اس سے اتفاق کیا کہ اسلام دشمن کافر حکومتوں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف ہر لحاظ سے جہاد کرنا امت مسلمہ پر فرض ہو چکا ہے۔ دیگر علماءِ کرام نے ان کے دلائل اور موقف کی بھرپور تائید کی۔ مفتی صاحب کا موقف اور مدلل بیان فتویٰ کی صورت میں آئندہ شمارے میں شائع کیا جائے گا۔ دیگر علماءِ کرام و مفتیانِ ذی وقار کے بیانات بھی انشاء اللہ

آئندہ شمارے کی زینت بنیں گے۔

اصولی طور پر اس نشست میں یہ طے پایا کہ عالم کفر بشمول امریکہ و یورپ کے خلاف فتویٰ جہاد کے جاری کرنے میں کوئی شرعی عذر مانع نہیں، اور جن جن علاقوں میں اقدامی جہاد کی ضرورت ہو وہاں اقدامی اور جہاں جہاں دفاعی جہاد کی ضرورت ہو وہاں دفاعی جہاد اپنی تمام تر جائز صورتوں کے ساتھ امت مسلمہ پر فرض ہے۔

Smoking is grounds for divorce

http://news6.thdo.bbc.co.uk/hi/english/world/middle%5Feast/newsid%5F858000/858766.stm

Anti-smoking campaigners in Egypt have enlisted the help of religion in their fight against tobacco.
A controversial new religious ruling, or Fatwa, says that smoking is a legitimate ground for divorce.
It was requested by anti-tobacco campaigners after a ruling against cigarettes earlier this year was largely ignored.
About half of all Egyptians smoke, and officials say it's on the increase among young people and women. The BBC Cairo correspondent says the debate in Egyptian society now is whether the health risks of smoking outweigh the risk of family break-up.

ININ Note: Egypt's mufti, Farid Naser Wasel, issued the fatwa at the request of an anti-smoking group.

اللہ قبول کرے

دین مصطفیٰ کی جو اشاعت آپ مجلّہ فقہ اسلامی کے ذریعہ کر رہے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے (آمین)

المہر ٹریڈرز، جوڑیا بازار، کراچی